مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلہم

حضرت اَقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب ؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہِ حامد یہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ اِنتظام ماہنامہ ''اَنوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس ؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے، اَللہ تعالیٰ حضرتِ اَقدس ؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔ (آمین)

نبیوں کے جنات مسلمان ہوجاتے ہیں۔ اِبلیسِ اَوّل کی نسل میں بھی مسلمان ہیں

وسوسوں کا علاج

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر83 سائیڈA 1988 - 01 - 17)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہ وَاَصْحَابِہ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ !

آقائے نامدار ﷺ نے اِرشاد فرمایا مَامِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُکِّلَ بِہ قَرِیْنُہ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِیْنُہ مِنَ الْمَلٰئِکَةِ کوئی آدمی ایسا نہیں ہے کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ایک ساتھی ساتھ رہنے والا ہر وقت ''جن'' کی نسل میں سے اور ایک ''فرشتہ'' مقرر نہ فرما رکھا ہو تو ہر اِنسان کے ساتھ شیطان بھی ہوتا ہے اور ایک فرشتہ بھی ہوتا ہے، ویسے تو بہت فرشتے ہوتے ہیں جسم پر اور جسم کے جوڑوں پر مامور وغیرہ وغیرہ کوئی اَنداز نہیں اُن کی تعداد کا اللہ تعالیٰ ہی جان سکتے ہیں۔ اِسی طرح ایک شیطان بھی ساتھ ساتھ رہتا ہے جیسے وہ ساتھ ویسے ہی یہ ساتھ، یہ قرین جنات میں سے ہے نسلِ جن (سے ہے، فرشتہ نیکی کی بات دِل میں ڈالتا ہے شیطان برائی کی، اِسی وجہ سے اِنسان بعض اَوقات متردّد ہوتا ہے) اور یہ کیفیات جو دِل میں پاتے ہو اُس کی وجہ یہ ہوتی ہے اَصل میں، اَنبیائے کرام کو تو دونوں چیزیں نظر آتی تھیں فرشتے بھی نظر آتے تھے جن بھی نظر آتے تھے۔ صحابہ کرام ؓ نے دریافت کیا کہ جب یہ بات ہے تو جناب کے ساتھ بھی یہ ہوگا تو آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا وَاِیَّایَ میرے ساتھ بھی ہے

وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَعَانَنِیْ عَلَیْہِ فَاَسْلَمَ [۱] لیکن اللہ نے میری مدد فرمائی ہے اُس کے مقابلے میں اُس کے شر کے مقابلے میں تو وہ مسلمان ہو گیا ہے تو خاص شیطان کی نسل میں بھی ایک مسلمان ہے، حدیث شریف میں ویسے بھی آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دِن باہر تشریف لے گئے صحابہ کرام بھی تھے کھلی جگہ تھی میدان جیسے ہو وہاں آپ نے ایک شخص کو آتے ہوئے دیکھا تو دُور سے ہی فرمایا کہ مِشْیَۃُ جِنِّیٍّ یہ چال جو ہے یہ جنی چال ہے جن جیسی چال ہے، وہ قریب آ گیا اُس نے سلام کیا ! بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے اُس سے دریافت کیا کہ تو کون ہے ؟ شیطان ہے ! تو اُس نے اِقرار کیا لیکن اُس نے کہا کہ میں مسلمان ہوں میں آپ پر اِیمان رکھتا ہوں تو اُسی اِبلیس کی نسل سے تھا جیسے آدم علیہ السلام کی نسل چلی ویسے اُس کی خاص نسل بھی اِسی قدر چلتی ہے جتنی اِنسان کی، یہ ساتھ لگا ہی ہوا ہے تو تھا وہ اِبلیسِ اَوّل کی قریبی اَولاد یا اُس کے خاص بیٹیوں میں سے ہوگا تو اُس نے کہا کہ میں نے فلاں نبی کو بھی دیکھا فلاں کو بھی اور فلاں سے بھی مِلا ہوں اور اُنہوں نے یہ پیغام دیا تھا جناب کے لیے وہ پیغام بھی پہنچایا اُس نے اور رسول اللہ ﷺ نے اُس کی سب باتوں کی تصدیق فرمائی تو اُن میں بھی اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ رکھے ہیں۔

اِسی طرح اَنبیائے کرام، اللہ تعالیٰ نے اُن کے ساتھ جو یہ لگائے ہیں شیطان، تو پیدا تو وہ ہو گئے لیکن کفر پہ نہیں رہے مسلمان ہو گئے۔ اِسی طرح سے سننے میں آیا ہے کہ مجذوب جو ہوتے ہیں حقیقی معنی میں جو مجذوب ہوں اُن کے ساتھ بھی یہ شیطان ہوتے ہیں یہ بھی مسلمان ہوتے ہیں تو اُنہیں وسوسے نہیں آتے اور کوئی چیز ایسی نہیں پیدا ہوتی، ورنہ وسوسے آتے ہیں۔

تو رسول اللہ ﷺ نے وسوسے آنے کے لیے فرمایا ہے کہ مثلاً پیدائش کے بارے میں وسوسہ آتا ہے شیطان دِل میں ڈالتا ہے اِسے کس نے پیدا کیا تو اِسے کس نے پیدا کیا تو اُسے کس نے پیدا کیا اللہ تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا پھر دماغ میں یہ وسوسہ ڈالتا ہے وہ کہ اللہ کو کس نے پیدا کیا تو آقائے نامدار ﷺ نے اِس کا علاج بتایا کہ اَعُوْذُ بِاللّٰہْ پڑھ لے اور رُک جائے اپنے ذہن کو اُدھر کے بجائے کسی اور طرف لگا لے۔

---

[۱] مشکوۃ شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ٦٧

اہلِ معرفت کی خصوصیت :

اور اَصل میں جو حضرات ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو یہ توفیق بخشی ہے اور خداوندِ قدوس نے خاص عنایت فرمائی ہے اور اپنی معرفت عطا فرمادی ہے تو اِس مسئلہ پر یہ وسوسہ جو خاص ہے یہاں پر اِن کو پیش نہیں آتا گویا اللہ تعالیٰ اُن کو نکال دیتے ہیں اِس وسوسہ سے یہ مسئلہ اُن کی سمجھ میں آچکتا ہے باقی عام آدمی، تو نہیں سمجھ میں آتا اُس کی، اُس کا ذہن چلتا ہے اور یہ وسوسہ بھی آجاتا ہے۔

تو جیسے صحابہ کرامؓ نے ذکر کیا تھا کہ ہمارے ذہن میں وسوسے آتے ہیں اور ایسے آتے ہیں کہ دِل بھی نہیں چاہتا زبان پہ نہیں لا سکتے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا اَوَقَدْ وَجَدْتُّمُوْہُ کیا یہ چیز تم پاتے ہو ؟ اور صحابہ کرامؓ نے عرض کیا تھا کہ پاتے ہیں تو فرمایا تھا ذَاکَ صَرِیْحُ الْاِیْمَانِ [۱] یہ تو بالکل خالص اِیمان ہونے کی دلیل ہے خالص مومن ہونے کی دلیل ہے ورنہ وسوسوں سے پریشان بھی نہیں ہوتا آدمی، کوئی کافر ہو تو وسوسوں سے پریشان نہیں ہوگا ہاں مومن ہو تو پریشان ہوگا تو پریشانی دلیل ہے اِیمان کی اور وسوسے بھی پھر اُسے ہی آتے ہیں جیسے میں نے عرض کیا تھا کہ وہ کہتے ہیں کہ چور وہیں آتا ہے جہاں سامان ہو مال ہو ورنہ کیا کرے گا آکے تو یہ اِیمان ہونے کی دلیل ہے یہی رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے۔

وسوسہ کی دُعا :

اِس کے علاج کے لیے دُعا اِرشاد فرمائی ہے کہ وسوسے آئیں تو یہ ہے کہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھ لے اور دُوسرا علاج یہ ہے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ کہہ دے کہ میں اللہ اور اُس کے رسولوں پر اِیمان رکھتا ہوں یعنی اللہ کی ذات پر توحید پر کہ وہ یکتا ہے نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، نہ کوئی اُس سے پیدا ہوا وَرُسُلِہٖ اُس کے پیغمبروں پر اِیمان ہے کہ جو کچھ اُنہوں نے خدا کی طرف سے پہنچایا ہے وہ حق ہے اور سچ ہے، یہ کہہ لے یہ بھی رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا ہے۔

---

[۱] مشکوۃ شریف کتاب الایمان رقم الحدیث ۶۴

پیدائش کے وقت بچہ کا رونا :

اور فرمایا کہ جب پیدا ہوتا ہے نا اِنسان تو اُس کو شیطان چھوتا ہے اور اُس کے چھونے سے وہ روتا ہے اور اِرشاد فرمایا کہ سوائے مریم علیہا الصلوۃ والسلام وابنہا یعنی ماں اور بیٹا وہ دو ایسے تھے کہ اُنہیں شیطان نے چھوا ہی نہیں بالکل، اُن کو خدا نے اِس سے بچائے رکھا تو ہر چیز میں مستثنٰی مِل جائیں گے۔

حضرت موسٰی علیہ السلام کی خصوصیت :

جیسے کہ حضرت موسٰی علیہ السلام کے بارے میں آتا ہے قیامت کے دِن جب میں اُٹھوں گا تو دیکھوں گا کہ موسٰی علیہ السلام عرش تھامے ہوئے ہیں بَاطِشٌ بِالْعَرْشِ اور فرماتے ہیں کہ میں نہیں سمجھ سکتا یا یقینی طور پر ایک بات نہیں کہہ سکتا کہ یہ مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے یا جو "طُور" پر قصہ پیش آیا تھا اور یہ بے ہوش ہوئے تھے تجلّیٔ باری تعالیٰ سے اُس کی وجہ سے قیامت کے دِن بے ہوش نہیں ہوں گے۔ اور قرآنِ پاک میں تو ہے ﴿وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰہُ﴾ جب صور پھونکا جائے گا وہ صور جو ختم کرنے کے لیے ہوگا تو پھر سب بیہوش ہو جائیں گے ﴿فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ﴾ آسمانوں میں جو مخلوقات ہیں وہ بھی ﴿وَمَنْ فِی الْاَرْضِ﴾ جو زمین میں ہیں وہ بھی ﴿اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰہُ﴾ سوائے اُس کے کہ جسے خدا چاہے یعنی کوئی ہیں ایسے جو مستثنٰی ہیں، اِس (صور) سے بیہوش نہیں ہوں گے لیکن وہ کون ہیں اُن کی صراحت حدیث شریف میں نہیں پائی گئی اور قرآنِ پاک میں بھی اُن کا ذکر نہیں جیسے حضرت مریم علیہا السلام مستثنٰی ہوگئیں عیسٰی علیہ الصلوٰۃ والسلام مستثنٰی ہوگئے کہ شیطان (پیدائش کے وقت) چھوتا ہے مگر اِن دو کو نہیں چھوا۔ تو اِس میں فطرتِ اِنسانی کا بیان ہے اِیمان کا بیان ہے وسوسوں کا بیان ہے وسوسوں سے نجات اور علاج کا بیان ہے۔

ایک علاج سیدھا سا یہ ہے کہ دُوسرے خیال میں لگ جاؤ۔

دُوسرا یہ کہ اَعوذ باللہ پڑھ لے۔

تیسرا یہ کہ اِیمان کی تجدید کر لے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ میں اللہ اور اُس کے پیغمبروں پر اِیمان

رکھتا ہوں، یہ کہہ لے۔

پھر اپنے دُوسرے کام میں لگ جائے اور دُعا کرے کہ اللہ اپنی معرفت عطا فرمادے تو وہ معرفت کے دروازے جب کھل جاتے ہیں تو پھر اِنسان بہت سے شرور اور فتن اور وسوسوں سے نجات حاصل کر لیتا ہے، اللہ گویا اُس کو نجات عطا فرما دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا اور فضل اور رحمتوں سے دُنیا اور آخرت میں نوازتا رہے، آمین۔

اِختتامی دُعا...........

وفیات

۳۱؍ دسمبر کو حضرت مولانا سیّد حسین اَحمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد حضرت مولانا محمد نافع صاحب جھنگ میں طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔

۱۰؍ جنوری کو جامعہ مدنیہ جدید کے بہی خواہ محترم اَلحاج اِعجاز صاحب قریشی مختصر علالت کے بعد لاہور میں وفات پا گئے۔

۱۳؍ جنوری کو جناب کمال اَحمد صاحب کے بڑے بھائی جناب سلیمان اِقبال صاحب وفات پاگئے۔

۲۶؍ جنوری کو جامعہ مدنیہ جدید کے مدرس مولانا محمد اِسحاق صاحب کے خسر صاحب طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

جامعہ مدنیہ جدید اور خانقاہِ حامدیہ میں مرحومین کے لیے اِیصالِ ثواب اور دُعائے مغفرت کرائی گئی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے، آمین۔ اہل اِدارہ جملہ پسماندگان کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔

قسط : ۱۴

اِسلام کیا ہے ؟

﴿ حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی رحمۃ اللہ علیہ ﴾

نواں سبق : اچھے اَخلاق اور عمدہ صفات

اچھے اَخلاق اور اَوصاف کی تعلیم بھی اِسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے اور لوگوں کی اَخلاقی اور رُوحانی اِصلاح و درستی اُن خاص مقاصد میں سے ہے جن کے پورا کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ نبی بنا کر بھیجے گئے تھے، خود حضور ﷺ کا اِرشاد ہے :